Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل یبدیٰ یوم یتشاءم عدی ان یعطیک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۷۰ | ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ : ۸ صلح ۱۳۶۰ ہش : ۸ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۴

نصرت جہاں سکیم کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم الشان کامیابی عطا کی ہے کہ

ساری دنیا کے دماغ مل کر بھی اس کا تصور نہیں کر سکتے

مغربی افریقہ کے ملکوں میں مشہور ہے کہ شفا صرف احمدیہ ہسپتالوں سے مل سکتی ہے

امراء اور رؤسا ہمارے ہسپتالوں میں کھنچے چلے آتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ شفایاب ہو کر واپس جاتے ہیں

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کے دوسرے دن سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(آخری قسط)

حضور نے فرمایا کہ وہاں پر ہماری اتنی مقبولیت ہو چکی ہے کہ ایک امیر ملک کی ایک سٹیٹ کے ایک ذمہ دار نے مجھے لکھا کہ ہماری ریاست میں ⅓ مسلمان ہیں ⅓ عیسائی ہیں اور ⅓ بد مذہب ہیں۔ اور عیسائی ان بت پرست بدمذہبوں میں تبلیغ کر کے ان کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ ہمارے ملک میں کوئی ایسی جماعت نہیں ہے۔ جو عیسائیوں کا مقابلہ کر سکے۔ صرف آپ کی جماعت ان کا مقابلہ کر سکتی ہے اگر آپ نہیں چاہتے کہ یہ سٹیٹ عیسائی بن جائے تو فوری طور پر پانچ نئے ہائر سیکنڈری سکول جو یہاں پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

احمدیہ اوپن میرٹ سکالرشپ

حسب اعلان حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے تمام پاکستانی طلباء کے لئے بغیر تمیز مذہب و ملت سائنس اور آرٹس میں بیرون ملک میں دو سال تک اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلہ میں ساٹھ پاؤنڈ ماہوار کے حساب سے دو وظائف کی پیشکش کی جاتی ہے۔

ایسے امیدوار جنہوں نے ایم۔ اے۔ ایم ایس سی کے امتحانات ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۰ء میں اعلیٰ فرسٹ کلاس حاصل کی ہو اور انہوں نے کسی مستند اور معیاری یونیورسٹی میں داخلہ لینے کے جملہ انتظامات مکمل کر لئے ہوں اپنی درخواستیں سرٹیفکیٹس کی مصدقہ فوٹو کاپی کے ہمراہ ۳۰ ⁄ ۸۱ سے قبل ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بھجوا دیں۔ کسی مصدقہ یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی مصدقہ اطلاع کے بعد ہی ماہانہ وظائف جاری کئے جائیں گے۔

انٹرویو کے لئے آنا لازمی ہوگا۔ آمد و رفت کا خرچ نہیں دیا جائے گا۔ وظیفہ حاصل کرنے والے طلباء اگر ۸۱-۱۲-۳۱ تک اپنے داخلہ کی اطلاع نہیں دیں گے تو منظور شدہ وظیفہ کالعدم متصور ہوگا۔

یاد رہے کہ طالب علم کو اپنے کل تعلیمی اخراجات۔ اخراجات سفر۔ بیرون ملک اور حصول Sponsorship کے سب انتظامات خود ہی کرنے ہوں گے۔ اور اس بارے میں انٹرویو بورڈ کو پوری طرح مطمئن کرنا ہوگا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۵ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ قادر مطلق خداوند تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو ہمارے درمیان تا دیر سلامت رکھے۔

۔۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدّ ظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں۔

۱۔ میرے بھائی سید احمد ناصر کی طبیعت الحمد للہ رو بصحت ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں

۲۔ میرے بہنوئی سید حضرت اللہ پاشا کا ۱۳ جنوری کو کراچی میں پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں (مریم صدیقہ)

۔۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو تحریک جدید کے ہسپتال واقع کانو (نائیجیریا) کے انچارج ہیں پر گزشتہ دنوں دل کا حملہ ہوا تھا۔ اور انہیں لاہور میں ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ اب ان کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انکی طبیعت بہتر ہے۔ لیکن تا حال وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

نہایت ضروری تصحیح

۱۲ جنوری ۱۹۸۱ء کے الفضل میں صفحہ اوّل کے پہلے کالم میں "فضل عمر فاؤنڈیشن" کے یک کالمی عنوان کے تحت تیسری سطر میں حضرت مصلح موعود کے نام کے ساتھ سہو کتابت سے "بانی سلسلہ احمدیہ" کے الفاظ شائع ہو گئے ہیں۔ احباب ان الفاظ کو محذوف سمجھیں۔

ادارہ اس غلطی پر قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۰ بابت ۱۱ تا ۱۵ اگست ۱۹۸۰ء (قسط سوم)

حالیہ سفرِ یورپ کے دوران قیامِ انگلستان کا پہلا مرحلہ

لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

کیفے رائل میں ایک پُر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب۔ اخبار نویسوں کے سوالات کے نہایت مدلل و برجستہ جواب

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

اسلامی ملکوں میں جنگ و جدال پر اعتراض کا جواب

پہلا سوال ہی اس نوعیت کا تھا کہ جس سے بعض رپورٹروں کی مذکورہ بالا روش آشکار ہوئے بغیر نہ رہی۔ ایک رپورٹر نے کہا۔ احمدیہ فرقہ اور باقی اسلامی دنیا کے نقطۂ نظر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ درآنحالیکہ مشرقِ وسطیٰ کے اسلامی ملکوں میں باہم جنگ و جدال کی کیفیت رونما ہوتی نظر آرہی ہے آپ کیلئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام امن اور صلح و آشتی کا مذہب ہے؟

حضور نے فرمایا۔ یہ میرا طریق نہیں ہے کہ میں اسلام کے سوا کسی اور مذہب کے بارہ میں کچھ کہوں۔ لیکن آپکے سوال نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں عیسائیت کا ذکر درمیان میں لاؤں۔ یہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ ماضی قریب میں دو عالمی جنگیں لڑی جاچکی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ جنگیں کن قوموں کے درمیان لڑی گئیں؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ان جنگوں میں عیسائی۔ عیسائیوں کے خلاف لڑتے رہے اس کے باوجود کوئی نہیں کہتا کہ ان جنگوں میں عیسائیت عیسائیت کے خلاف نبرد آزما تھی۔ کسی نے ان ہولناک جنگوں کا الزام عیسائیت پر نہیں دھرا۔ اگر کسی مسلمان کا عمل اسلامی تعلیم کے خلاف ہو تو پھر اسکی وجہ سے اسلام پر اعتراض کیوں؟ کسی مسلمان لیڈر کا طرزِ عمل اپنی جگہ ہے اور اسلام کی پُرامن تعلیم اپنی جگہ۔ قرآن کی تو پہلی آیت ہی اس بات پر دال ہے کہ اسلام کے نزدیک انسان، انسان سب برابر ہیں اور سب ایک جیسے حقوق اور ایک جیسے احترام کے حقدار ہیں۔ وہ آیت یہ ہے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنی سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اسکی ربوبیت سب کی یکساں پرورش کر رہی ہے۔ اس ایک آیت سے ہر قسم کے تعصبات کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

اسلام میں کوئی تضاد نہیں

اس پر ایک رپورٹر نے بعض اسلامی ملکوں کا نام لیکر اور انکی اندرونی پالیسیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں ہی عین اسلام قرار دیکر اسلام کی پُرامن تعلیم کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے چاہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ آپ اسلامی ملکوں کے باہم متضاد طرزِ عمل کو اسلام کی تعلیم سے خلط ملط نہ کریں۔ ان سیاسی لیڈروں میں سے بعض مذہبی لیڈر بھی ہیں لیکن وہ اپنے اپنے ملک میں مذہبی لیڈر تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ساری اسلامی دنیا انہیں اپنا مذہبی لیڈر نہیں مانتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں مصر کی اپنی سیاسی حکمت عملی ہے، ایران کی اپنی سیاسی حکمتِ عملی ہے، اسی طرح سعودی عرب، لیبیا، شام اور عراق کے اپنے اپنے سیاسی پروگرام ہیں اور ہیں بھی ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد۔ اس کے بالمقابل اسلام تو صرف ایک ہی ہے۔ یہ ایک عظیم مذہب ہے اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اسلام سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اسلامی ملکوں کے باہم متضاد سیاسی طرزِ عمل کو عین اسلام قرار دے۔

اس مرحلہ پر حضور نے قرآن مجید ہاتھ میں لیکر اسے بلند کرتے ہوئے فرمایا اصل اسلام وہ ہے جو اس کتاب میں محفوظ ہے۔ میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ میں سیاست میں دخل نہیں دینا چاہتا۔ میرا پیغام اسلام کا پیغام ہے۔ اسلام کہتا ہے انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ بلا استثناء ہر انسان سے محبت کرو اور اس کے حقوق غصب نہ کرو۔ اسلام میں تو حیوانات اور نباتات تک کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے۔ اسی لئے میرا پیغام یہ ہے کہ انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ اور اس بنیادی اصل پر عمل پیرا ہو۔ "نفرت کسی سے نہیں محبت سب کے لئے"۔ اور اسی لئے میں کہتا ہوں کسی اور کی طرف نہ دیکھو قرآن کی طرف آؤ۔

یورپ کب اسلام قبول کرے گا؟

اس سوال کے جواب میں کہ یورپ کب اسلام قبول کریگا؟ حضور نے فرمایا۔ تم لوگ مہلک ہتھیار ہی جمع نہیں کر رہے بلکہ مسائل کے انبار بھی لگا رہے ہو۔ تمہارے مسائل بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں اور تمہیں ان کا کوئی حل نظر نہیں آرہا۔ ایک وقت آئے گا کہ تم مسائل کے حل کی تلاش میں اندھیرے میں ٹکریں مار رہے ہوگے اور ہر طرف راستہ مسدود پاؤ گے۔ وہ وقت اسلام کا وقت ہوگا اور میرے لئے موقع ہوگا کہ میں اسلام کی روشنی تمہارے سامنے پیش کروں۔ اس وقت تم خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آؤ گے۔ میں اُس وقت کا منتظر ہوں اور وہ وقت ضرور آئے گا۔

اسلام دنیا میں غالب آکر رہے گا

اس پر ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپکا فرقہ جس اسلام کی تبلیغ میں کوشاں ہے کیا وہ ایک دن غالب آجائیگا اور اسطرح آپکی جماعت دنیا پر چھا جائیگی؟

اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ آج سے ۹۲ سال قبل جب حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اُسوقت آپ اکیلے تھے۔ اب وہ اکیلا آدمی ایک کروڑ بن چکا ہے۔ اگر اگلے نوّے سال میں ہر احمدی ایک کروڑ بن جائے تو یہ تعداد دنیا کی آبادی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ میں اُس تعداد کی بات نہیں کرتا جو دنیا کی آبادی سے بھی آگے نکل جاتی ہے۔ میں صرف دُنیا کی آبادی کی بات کرتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دُنیا کی آبادی کا مسلمان ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ احمدی ساری دُنیا میں پھیل جائیں گے۔

حضور نے جماعت کی تدریجی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سب مذاہب کی اصلاح کرنا چاہتے تھے اسلئے سب متحد ہو کر آپکے مخالف ہو گئے۔ اس کے باوجود آپکی قائم کردہ جماعت رفتہ رفتہ ترقی کرتی چلی گئی۔ ہر دن جو چڑھتا ہے وہ جماعت کو زیادہ مضبوط اور طاقتور بنانے کا موجب بنتا ہے۔ گزشتہ پچاس سال کے دوران ہم افریقہ میں پانچ لاکھ عیسائیوں کو مسلمان بنا چکے ہیں۔ میں اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے کے بارہ میں پُرامید ہی نہیں پُریقین ہوں اسلئے بھی کہ حالات اور زمانہ کی حرکت ہمارے حق میں ہے عیسائیت کی ناکامی اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ گرجاؤں پر "برائے فروخت" کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ اگر عیسائیت ناکام نہ ہوئی ہوتی تو نئی نسلوں کے لئے مزید گرجے تعمیر کرنیکی ضرورت پڑتی اور پرانے گرجاؤں پر "برائے فروخت" کے بورڈ آویزاں کرنے کی نوبت نہ آتی۔

اسی ضمن میں مزید فرمایا میں آپکا خیر خواہ ہوں۔ دشمن نہیں ہوں۔ یہ خیر خواہی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ اسمیں تو شک نہیں کہ انسانی زندگی کے بعض پہلوؤں کے اعتبار سے آپنے بہت ترقی کی ہے اور تہذیب کو آگے بڑھایا ہے لیکن انسانیت کے اعلیٰ معیار کے لحاظ سے آپ مہذب کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ آپ لوگوں کی اخلاقی گراوٹ دیکھ کر مجھے دُکھ ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کی نئی نسلوں کی صحت اور تعلیم کا معیار گر رہا ہے۔ خوراک اور دیگر اشیائے صرف کی بہتات اس کی ذمہ داری ہے۔ یہ صورتحال بھی اس امر کی آئینہ دار ہے کہ دُنیا کو ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ نیا نظام اسلام کا ہی پیش کردہ نظام ہے۔

فتووں کی حقیقت

ایک رپورٹر نے آئینی ترمیم کی رُو سے احمدیوں کے "نامسلم" ہونے کا ذکر کرکے احمدیوں کی طرف سے پیش کردہ اسلام کی پُرامن تعلیم کی اہمیت کو کم کرنا چاہا اس پر حضور نے فرمایا۔ ایک زمانہ تھا کہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا تھا وہ دور گزر گیا اور اب انہیں کوئی کافر نہیں کہتا اور وہ عیسائی ہی شمار ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ماجرا گزرا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ایسا دنیا میں ہوتا ہی آیا ہے۔ بھٹو ایک ہوشیار انسان تھا اُس نے اعلان یہ کیا کہ احمدی آئین یا قانون کی اغراض کے تحت نامسلم شمار ہوں گے۔ کسی اور غرض کا اُس نے ذکر نہیں کیا۔ جہاں تک خود کو مسلمان کہنے کا تعلق ہے۔ حضور نے سورۃ الحجرات کی آیت ۱۵ سے استدلال کرکے ثابت کیا کہ کوئی کسی کو اس امر پر مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھنے کے باوجود خود کو غیر مسلم کہے کیونکہ اس آیت کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ جن کے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں۔

غیر ملکی سفیروں کے جان و مال کا تحفظ اور اسلام

بعض حالیہ واقعات کی روشنی میں بیغیر ملکی سفیروں کے جان مال کے تحفظ کے بارہ میں حضور سے دریافت کیا گیا تو حضور نے فرمایا میں مذہبی آدمی ہوں سیاست میں دخل دیئے بغیر اس بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کر سکتا ہوں۔ حضور نے قرآن مجید اور بعض قدیم تفاسیر کی رُو سے ثابت فرمایا کہ اسلام نے غیر ملکی سفیروں، سفارتی نمائندوں اور ایلچیوں کے جان و مال اور آزادی کے پورے پورے تحفظ کی تعلیم دی ہے حتیٰ کہ ان قوموں کے سفیروں کو بھی تحفظ کی ضمانت دی ہے جو مسلمانوں کے ساتھ برسرِ پیکار ہوں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبلغ اعظم

(مکرم مولوی حنیف احمد صاحب محمود شاہد مربی سلسلہ متعین بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

چھٹی صدی عیسوی میں وادی البطحاء کی ایک بیوہ اور غریب و بے کس خاتون کے ہاں ایک عظیم بچے نے جنم لیا جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ عزّ اسمہٗ نے "سید لولاک" کہہ کر پکارا اور اس نے اس عظیم المرتبت بچے کو اس وقت مربی اعظم و مبلغ اعظم بنا کر مبعوث فرمایا۔ جبکہ ساری دنیا گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں غوطے لگا رہی تھی زرتشتی اور مجوسی کیا خدائے واحد پر یقین رکھنے والے عیسائی بھی تین خداؤں کے قائل تھے۔ خصوصاً سرزمین عرب "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ" کا نقشہ پیش کر رہی تھی اور عرب کے باشندوں کی حالت "كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا" کے مطابق وحشیوں اور چارپایوں سے بھی بدتر ہو چکی تھی۔ اپنے آباء و اجداد کی کورانہ تقلید میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ عرب دنیا بھر کے مذاہب، دنیا بھر کے عقائد، ہر قسم کی لایعنی رسوم، ہر قسم کی بے ہودہ توہمات، ہر قسم کے الحاد و دہریت، ہر قسم کی اجسام پرستی، ہر قسم کے گناہ، ہر قسم کے عیوب، ہر قسم کے افعال ذمیمہ، ہر قسم کے معاصی، ہر قسم کے جرائم، غرض ہر قسم کی بے راہ روی میں دنیا کا پیشوا بنا ہوا تھا۔ ارواح چاند اور سورج کی عرب لوگ عبادت کرتے تھے رعد و برق ان کے معبود تھے، مٹی آگ ہوا اور پانی انکی مسجود تھے۔ وہ کھجوروں کے ڈھیروں آگے اور پتھر کے بتوں کے آگے سجدہ ریز ہوتے تھے۔ اس حقیقت کا اقرار اشد ترین مخالفین اسلام کو بھی ہے۔ چنانچہ مشہور عیسائی مؤرخ سر ولیم میور لکھتا ہے

"محمد (صلعم) کی جوانی کے زمانہ میں عرب ایک بندھی لیک پر چلنے والے لوگ تھے اور ملک کی حالت ہر قسم کے تغیر و اصلاح کے سخت مخالف تھی بلکہ اس کی تمام تاریخ میں شاید اس زمانہ سے بڑھ کر کوئی ایسا زمانہ نہیں گذرا کہ جب اس کی اصلاح اس وقت سے زیادہ مشکل اور مایوس کن ہو.....

..... بت پرستی اور بنو اسماعیل کے توہمانہ اعتقادات کا دریا ہر سمت سے جوش مارتا ہوا کعبہ کی دیواروں سے آ آ کر ٹکراتا تھا"

(دیباچہ لائف آف محمد صفحہ ۸۴، ۸۵)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اس وقت کی حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مبعوث ہوئے تھے جب فسق و فجور شرک اور بت پرستی اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ والا معاملہ ہو رہا تھا۔ اور گئے وقت تھے جب وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا والا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا تھا اور یہ ایک ایسی بات ہے جسکی نظیر تمام دنیا میں نہیں پائی جاتی اور یہی تو کاملیت ہے کہ جس مقصد کے لیے آئے تھے اس کو پورا کر کے دکھا دیا"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۵۷)

آپکی بعثت اور آپکی قوت قدسیہ

ان حالات میں مبلغ اعظم نے مبعوث ہو کر اپنی قوت قدسیہ سے سرزمین عرب کی حالت ہی بدل دی۔ اپنے تیئس ۲۳ سالہ قلیل عرصہ نبوت میں جو کہ قومی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا اپنی نورانی شعاعوں کے ذریعہ وحشی اور خونخوار درندوں کو انسان بنا دیا نہ صرف انسان بلکہ با اخلاق انسان اور با اخلاق سے باخدا اور باخدا انسان سے خدا نما بنا دیا اور فرش سے اٹھا کر عرش اور تختہ ہائے ممالک پر بٹھا دیا اور وہ قرآن کریم کے ذریعہ دنیا کے معلم اور استاد بن گئے۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کی قوت قدسیہ کا ذکر کیا خوب فرمایا ہے۔

ے صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرُوثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

ے كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ
فَجَعَلْتَهُمْ فَارِسِينَ فِي الرَّحْمَانِ

ے كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَمًا كَانَ صَافِحًا
فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّينِ كَالنَّشْوَانِ

ے كَمْ مُعْرِضٍ مُتَنَطِّقِ الْعِيدَانِ
قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدِّثَ الرَّحْمَانِ

ے كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرُّشُوفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَهُمْ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ

ے أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُونِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

- یعنی تو نے عرب کے باشندوں کو گوبر کی مانند پایا پھر تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔
- اہل حجاز جو خوبصورت عورتوں سے عشق بازی میں محو تھے تو نے انہیں فانی فی اللہ بنا دیا
- بہت تھے جو خم کے خم پی جاتے تھے لیکن تو نے ان کو دین کا متوالا بنا دیا۔
- کتنے بدعتی عود بجانے والے تھے جو تیرے طفیل خدائے رحمٰن سے ہم کلام ہوئے۔
- بہت تھے جو معطر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے تو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔
- تو نے صدیوں کے مردے ایک جلوہ سے زندہ کر دیئے کون ہے؟ جو اس شان میں تیرا نظیر ہو سکے۔

شدید مخالفت

آپ نے جب قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تو تمام مکہ مخالفت کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنے بیگانے ہو گئے۔ پیارے عزیز جان کے دشمن بن گئے۔ ہر قسم کی ایذائیں اور تکالیف آپ اور آپ کے متبعین کو دی گئیں نجاست کے ٹوکرے آپ پر پھینکے گئے۔ آپ کی راہ میں کانٹے بچھا دیئے جاتے۔ آپ کا گلا گھونٹا گیا۔ گالیاں دی گئیں۔ مذاق اڑایا گیا۔ مجنون شاعر اور کاہن تک کہا گیا۔ مگر اس کے باوجود خدا کا یہ اولوالعزم مبلغ اعظم ثابت قدم رہا۔ اس پر مصیبت وقت میں بھی برابر پناہ گاہ سے نکل کر تبلیغ کرتا رہا ایک لمحہ کے لیے نہ بددل ہوا نہ مایوس ہوا اور نہ ہمت ہاری۔

خفیہ تبلیغ

ایسا کیوں نہ ہوتا آپ کا مطہر اور پاکیزہ دل جب قوم کی خستہ اور زبوں حالت اور ان کی پُر معصیت اور گناہ آلود زندگی سے سخت نفرت کرنے لگ گیا تو آپ غار حرا میں جا کر تنہائی میں خلق خدا کیلئے روتے۔ درد دل کا اظہار کرتے گڑگڑاتے۔ اسی اثنا میں آپ کو وحی ہوئی

"اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" ۔ اور "يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ"۔

یہ حکم ملتے ہی آپ نے خفیہ تبلیغ کا آغاز کر دیا۔ آپ سعید روحوں کو تلاش کرتے شہر کے باہر مسافروں کو جا کر ملتے۔ اور ان تک پیغام حق پہنچاتے۔ پس خدا کی طرف سے حکم ملنے کی دیر تھی کہ آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کا نام بلند کرنے، اس کی توحید و تمجید کو دنیا میں پھیلانے کیلئے وقف کر دیا۔ آپ نے اپنے فرائض کی بجا آوری میں ذرہ بھر بھی کوتاہی نہ کی بلکہ پورے انہماک شغف، تندہی، بڑی جانفشانی و محنت اور بے حد مستعدی سے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کر کے۔ تاریخ عالم میں ایک زندہ اور تابندہ مثال قائم کر دی۔ کہ اس سے زیادہ تاباں، اس سے زیادہ درخشاں اور اس سے زیادہ روشن مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ الغرض آپ کا نصب العین سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خدا کے نام کی تبلیغ اور اس کے کام کی اشاعت تھا۔

اعلانیہ تبلیغ

خفیہ تبلیغ کو تین سال کا عرصہ بیت چکا تھا۔ کہ آپ کو وحی ہوئی

"فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ" ۔ اور "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ"

اس حکم کے ساتھ اس اولوالعزم نبی نے دار ارقم سے نکل کر اپنی دعوت کو عام کر دیا اور کوہ صفا پر جا کر قریش کے ایک قبیلہ کو پکارنا شروع کیا۔ جب سب قبائل جمع ہو گئے تو آپ نے ان تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اس پر وہ سب بگڑ گئے۔ اور ابولہب نہایت درشتی سے پیش آیا۔ بولا

"تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا دَعَوْتَنَا"

یعنی تیرا ستیاناس ہو (نعوذ باللہ) کیا اس لیے ہمیں بلایا تھا۔!

اس پر خدا کی غیرت نے جوش مارا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ"

مبلغ اعظم یہ جواب سن کر تبلیغ سے رک نہیں گیا بلکہ یکے بعد دیگرے صنادید مکہ کو دو دعوتوں پر بلایا اور ان دعوتوں کا انتظام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کیا۔ ان دعوتوں میں کھانا پینا کھانا اور شراب کے ساتھ آپ تبلیغ کو نہ بھولے۔

حرم کعبہ میں تبلیغ

جب ان دو دعوتوں کا بھی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا تو آپ نے حرم کعبہ میں جا کر صنادید مکہ کو علی الاعلان تبلیغ فرمائی۔ ان میں ابوجہل بھی موجود تھا اس کی شدید مخالفت کے باوجود آپ خدائے واحد و یگانہ کا پیغام بدستور پہنچاتے رہے۔

ابوطالب کے پاس کفار مکہ کے وفود

جب قریش کی تکالیف نبی کریمؐ پر کارآمد ثابت نہ ہوئیں تو کفار مکہ "ابوطالب" کے پاس آئے اور کہا کہ "تمہارا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے اور ہمارے باپ دادوں کو برا بھلا کہتا ہے۔ پس یا تو تم خود اس کو سمجھا لو یا ہمیں اجازت دو ہم جو چاہیں اس کے ساتھ معاملہ کریں۔"

ابوطالب نے نرمی سے کفار مکہ کو سمجھا کر رخصت کر دیا۔ کچھ عرصہ گذر گیا اور مبلغ اعظمؐ حسب معمول اپنے دعوت کے کام میں مشغول رہے اور پیغام حق بہت سے دلوں پر اثر کرتا چلا گیا۔ اور خدائے واحد کا پرچار کرنے والوں کی تعداد میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا گیا۔ قریش نے جب دیکھا کہ آپؐ نے اپنی دعوت کو نہیں چھوڑا تو پھر ایک وفد ابوطالب کے پاس پہنچا اس دفعہ وہ مصمم ارادہ کر کے گئے کہ قطعی فیصلہ کر کے آئیں گے۔ چنانچہ انہوں نے آتے ہی ابوطالب کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم تیرے بھتیجے کی یہ باتیں برداشت نہیں کر سکتے یا تم اس کے ساتھ مل جاؤ یا بالکل الگ ہو جاؤ اور ہم اس سے نپٹ لیں گے۔ یہ موقعہ ابوطالب کے لیے نہایت سخت تھا۔ ایک طرف قوم کی محبت تھی اور دوسری طرف بھتیجے کی محبت ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور سارا ماجرا کہہ سنایا مگر کیا ہی ثبات و استقلال کا نمونہ تھا جو مبلغ اعظمؐ نے دکھلایا کوئی مایوسی کا خیال دل میں نہیں آیا خدا تعالیٰ کی حفاظت پر کتنا بھروسہ ہے فوراً بولے

"اے چچا اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں ہاتھ میں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ میں رکھ دیں تو میں تب بھی اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس کو غالب کر دے یا میں کام کرتا کرتا مر جاؤں"

اس پر ابوطالب بولے کہ "اے بھتیجے جاؤ اور جو چاہو کرو میں تمہارا دامن نہیں چھوڑ سکتا۔"

جب قریش مکہ کو ابوطالب کے اس فیصلہ کا علم ہوا تو انہوں نے سر پیٹ لیا اور ایک نرالی تجویز کے ساتھ پھر حاضر ہوئے اور لالچ دے کر ابوطالب کو اپنے ساتھ کرنا چاہا اور کہا کہ عمارۃ بن ولید جو خوبصورت نوجوان ہے اسے تم اپنا بیٹا بنا لو اور محمد (صلعم) کو ہمارے سپرد کر دو ابوطالب نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے میں عمارۃ کو بیٹا سمجھ کر اس کی پرورش کروں اور تم میرے بیٹے کو لے کر قتل کر دو۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا قریش ناکام واپس لوٹ گئے۔

مبلغ اعظم کی خدمت میں وفد

لیکن ابھی قریش ہمت نہ ہارے تھے مگر ابوطالب سے ضرور ناامید ہو چکے تھے اب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست لالچ دینے کا ارادہ کیا چنانچہ انہوں نے عتبہ بن ربیعہ کو آپ کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے تین باتیں آپ کے سامنے پیش کیں اور کہا کیا آپؐ مکہ کی ریاست چاہتے ہیں؟

کیا کسی بڑے گھرانے کی خوبصورت لڑکی سے شادی کرنے یا دولت کا ارادہ ہے؟

وہ کیا جانے کہ اس قلب مقدس میں مال و عزت کی خواہش بچپن سے ہی نہ تھی۔ فرمایا

"مجھے نہ مال کی ضرورت ہے نہ حکومت کی۔ سن لو اور خبردار ہو مجھے خدا تعالیٰ نے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ میرا دل تمہاری ہمدردی سے معمور ہے۔ میں تم تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتا رہوں گا۔ اگر تم قبول کرو گے تو فلاح پاؤ گے۔"

اللہ اللہ اس قدر جرأت اور بسالت کا مظاہرہ، اس قدر ثابت قدمی کہ ذہن میں ذرا بھر بھی ڈگمگانے کا خیال بھی پیدا نہیں ہوا۔ اور اگر عبادت میں اشتراک کی تجویز کفار مکہ نے پیش کی تو وہ بھی ٹھکرا دی اور فرمایا

"قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ"

طائف کا سفر

ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد کفار مکہ نے براہ راست اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفت کا نشانہ بنایا تو آپؐ طائف کی طرف نکلے کہ شاید دین کا بیج بونے کیلئے زیادہ زرخیز زمین مل سکے

مبلغ اعظمؐ نے دس روز تک طائف کی بستی میں گلی گلی کوچے کوچے خدا کا پیغام پہنچایا ہر طرف سے یہ آواز آ رہی تھی

"نکل جاؤ اس شہر سے ہمیں تمہارے پیغام کی ضرورت نہیں"

مگر اس دھمکی نے محمدؐ جیسے اولوالعزم باہمت ان تھک، مستقل مزاج، ثابت قدم اور پہاڑ کی طرح اپنے موقف پر قائم رہنے والے پر کچھ اثر نہ کیا اور آپ مصروف تبلیغ رہے۔ واپسی پر تین میل تک آپؐ پر پتھر برسائے گئے۔ آپؐ نے انگوروں کے ایک باغ میں پناہ لی مگر نہایت اضطراری اور بے کسی کی حالت میں کہ نہ کوئی کھانا پوچھنے والا اور نہ کوئی رہائش کا انتظام، غریب الوطنی میں نہ کوئی غمگسار، نہ کوئی ہمدرد، جسم خون سے لت پت، کوئی عضو زخم کے بغیر نہیں۔ اس وقت بھی تبلیغ کو نہ چھوڑا ایک غلام کو تبلیغ کر کے اپنا فریضہ ادا کیا کسی نے سچ کہا ہے ؎

دعوت ہر برزہ گو خدمت آسان نہیں
ہر قدم ہے کوہ ہاراں ہر گزر میں دشت خار

عقبہ کی بیعتیں

طائف سے واپس آ کر مبلغ اعظمؐ نے ایک منظم منصوبے اور ایک لائحہ عمل کے تحت کام شروع فرمایا۔ مکہ کی مشہور منڈیوں عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز وغیرہ میں تبلیغ کی۔ اگر اگر شہر کے اندر کوئی معزز شخص آ جاتا تو اس پر حجت تمام کی۔ شہر کے باہر جا کر مسافروں کو تبلیغ کرتے رہے حج کے دنوں کو تبلیغ کیلئے وقف کر دیتے۔ مدینہ منورہ سے آنے والے جو عقبہ گھاٹی میں ملتے خدائے واحد و یگانہ کا پیغام پہنچایا اور حضرت مصعب بن عمیرؓ کو اسلام کا سب سے پہلا مبلغ مقرر کر کے مدینہ کی طرف روانہ کیا الغرض آپ کا طرہ امتیاز تھا

؎ ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

یثرب میں تبلیغ

اب حضورؐ نے دیکھ لیا تھا کہ مکہ کی زمین سخت ہے یہاں اسلام کا پودا جلد پروان نہیں چڑھے گا تو آپؐ نے شاداب زمین تلاش کرنی شروع کی تا وہاں اسلام کا پودا لگایا جائے اور جلد تناور درخت بن جائے اور کسی طاقت ور دشمن کے ہلانے سے بھی نہ ہلے اور اس کی شاخوں کے نیچے ساری دنیا آرام کر سکے۔ آپؐ خدا کا حکم پاتے ہی یثرب (مدینہ) کو روانہ ہوئے۔ مدینہ میں مکہ سے تبلیغ کے زیادہ مواقع میسر آئے۔ اہل مکہ نے اہل مدینہ کو مدینہ سے باہر نکال دینے پر اکسایا مگر یہ عظیم المرتبت انسان ایسے گھبرا دینے والے اوقات میں بھی ثابت قدم رہ کر تبلیغ میں سرگرم عمل رہا۔ اور کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مکہ کے خونخوار درندے جب بدر کے موقعہ پر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تو اس رحیم و شفیق مبلغؐ نے خدا کے حضور یوں دعا فرمائی۔

"اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا"

کہ اے اللہ اگر تو نے ان مٹھی بھر لوگوں کو ہلاک کر دیا تو کرۂ ارض پر تیرا نام لیوا کوئی نہ رہے گا۔

غزوۂ احد کے روز جب کفار کی طرف سے "اُعْلُ هُبَلْ" کا نعرہ بلند ہوا تو آپؐ خاموش نہ رہ سکے اور آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے بڑے جوش میں فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے کہو "اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ" اتنا دلیرانہ اور بہادرانہ جواب کہ کفار کی امیدیں خاک میں مل گئیں اور خدا کا جلال دنیا میں ظاہر ہوا۔ جب ذرا جنگ کے بادل چھٹے اور امن نصیب ہوا تو پھر بھی چین سے نہ بیٹھے بلکہ آپؐ نے نہایت تیزی کے ساتھ ملکوں کے بادشاہوں، ریاستوں کے والیوں اور قبائل کے سرداروں کے نام تبلیغی خطوط لکھے۔ جن میں قیصر روم شہنشاہ ہرقل، حاکم مصر مقوقس، شاہ حبشہ نجاشی اور شاہ ایران خسرو پرویز وغیرہ سرفہرست ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف قبائل کی طرف تبلیغی وفود بھجوائے اور صرف اور صرف اشاعت اسلام کی خاطر بعض مہموں پر صحابہؓ کو روانہ فرمایا اور روانگی کے وقت حکم دیتے کہ "سب سے پہلے خدا کا پیغام پہنچاؤ اگر مان لیں تو بہتر ورنہ برسرپیکار رہو۔" مدینہ میں کئی قبائل آئے تو ان تک خدا کا پیغام پہنچایا۔ ان کی مہمان نوازی کی قیام و طعام اور آرام کا خیال رکھا محض اس لیے کہ خدا کا نام بلند ہو۔

فتح مکہ اور مبلغ اعظم کا عظیم کردار

فتح مکہ کے روز جب دس ہزار قدوسیوں کی چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے عرب کے سفاک سرداروں کے سر کانپ رہے تھے تو اس وقت تاریخ عالم نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ حضرت شفیع المذنبین مبلغ اعظمؐ کی طرف سے قتل عام کی بجائے مکہ کی فضاؤں میں

"لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ"

کے شادیانے بجنے لگے۔ اس روز تپتی ریت پر بے کس غلاموں کو لٹانے والوں کو، چلچلاتی دھوپ میں ناداروں کو گھسیٹنے والوں کو، معصوم انسانوں پر پتھروں اور کنکریوں کی بارش برسانے والوں کو اور معزز انسانوں کے سینے چیر کر ان کے دل و جگر چبانے والوں کو الغرض ہر قال، ہر فساد، ہر بدعہد اور ہر لٹیرے کو معاف کر دیا گیا۔ معافی کا اعلان ہونا ہی تھا کہ ہر گھر سے

(باقی ص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کی مختصر روداد

۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء - تیسرے روز کا پہلا اجلاس

(۲)

گھانا کے وفد کے نمائندہ کی تقریر

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف کی تقریر کے بعد مکرم حنیف بن کیلسن نے انگریزی زبان میں مختصر لیکن نہایت پُرجوش تقریر فرمائی۔ آپ گھانا کے بہت ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں اور پیدائشی احمدی ہیں اس وقت گھانا میں جماعت احمدیہ کے سکولوں کے جنرل مینیجر نیز سنٹرل ریجن کے ریجنل چیئرمین اور امسال جلسہ سالانہ پر آنے والے گھانوی وفد کے امیر بھی ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے تمام حاضرین جلسہ تک گھانوی احمدی مردوں اور عورتوں کا محبت بھرا سلام پہنچایا۔ پھر فرمایا ہم لوگ فخر کر سکتے ہیں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیت کی برکت عطا کی۔

احمدیت کا وہ ننھا سا پودا جو ابتداء میں گھانا میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا نذیر احمد صاحب علی نے بویا تھا۔ بعد میں آنے والے مبلغین مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم، مولانا بشارت احمد صاحب بشیر اور مولانا عبدالوہاب بن آدم اور دوسرے مبلغین نے اسے سیراب کیا اور پروان چڑھایا۔ اور اب یہ پودا ایک عظیم درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اس کی شاخیں گھانا میں دور دور تک پھیل چکی ہیں۔ ہم ان سب مبلغین کے شکرگزار ہیں۔ پھر ہم شکرگزار ہیں ان تمام اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان کے جنہوں نے گھانا میں بلا تفریق مذہب و ملت اور رنگ و نسل اہل گھانا کی تعلیمی اور طبی خدمت کی ہے۔ اور اب احمدیت کا درخت اتنا مضبوطی سے قائم ہو چکا ہے کہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے ہلانے اور متزلزل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

آپ نے بتایا اس سال گھانا میں حضور کی آمد کے متعلق الفضل میں جو کچھ شائع ہوا ہے۔ وہ گو بہت محنت اور وسعت کے ساتھ قلم بند کیا گیا ہے۔ مگر وہ اپنی تمام تر وسعت اور پھیلاؤ کے باوجود ہمارے اس وقت کے جذبات کے سمندر کے ایک قطرہ کے برابر بھی نہیں۔ حضور کی آمد پر جو واقعات ہمارے ساتھ گزرے ان کو اور دورہ کے اثرات کو بیان کرنا پورے طور پر ممکن ہی نہیں۔ حضور کی آمد سے پہلے امیر اور مبلغ انچارج گھانا نے تمام جماعتوں میں خصوصی دعا کی تحریک کی۔ احمدی احباب نے دو نفلی روزے بھی رکھے حضور کی گھانا میں آمد سے نہ صرف احمدی احباب ہی خوشی اور مسرت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے بلکہ غیر از جماعت مسلمان اور غیر مسلم احباب بھی آپ کی آمد پر بہت خوش تھے۔ حضور کے دورہ گھانا کے خوش کن اثرات تا قیامت قائم رہیں گے۔ آپ کی انتہائی محبت اور شفقت سے گھانا کے ہر مرد و عورت اور مسلم و غیر مسلم کو حصہ ملا۔ حضور کی مسکراہٹ، گرمجوشی محبت اور مصافحہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔ آپ کی گھانا میں آمد کے متعلق وہاں کی حکومت نے بھی نوٹس لیا ہے اور اسے ایک اہم واقعہ قرار دیا ہے۔

آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم سے ہمارے امام کو لمبی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے۔ اور آپ کو اپنے مقاصد جلیلہ میں کامیاب و کامران بنائے آمین۔

آخر میں فرمایا:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱۰۱)

یکم صلح جنوری ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء سے

اراکین مجالس انصار اللہ کو نیا سال مبارک

خدا کے فضل سے پندرہویں صدی ہجری میں مجالس انصار اللہ یکم صلح ۱۳۶۰ ہش بمطابق یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے اپنے پہلے سال کا آغاز کر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ سب عہدیداران اور تمام اراکین مجلس کے لئے نئی صدی ہجری اپنے جلو میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں کو لائے اور آپ سب صحت و سلامتی کے ساتھ سرگرم عمل ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی زیادہ سے زیادہ توفیق پاویں۔ آمین۔

اس موقع پر تمام عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ سال نو کے آغاز کے ساتھ ہی نئے عزم اور نئے جذبہ کے ساتھ مجلس کے جملہ اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھ کر نئے سال کا لائحہ عمل ترتیب دے کر پوری سرگرمی سے کام شروع کر دیں اور اپنی مجلس کی سرگرمیوں اور نتائج کی حامل ماہانہ رپورٹ مقررہ فارم کو پُر کر کے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز کو ضرور ارسال کر دیا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور سعی مقبول و مشکور کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

ضروری اعلان

(شعبہ صنعت و تجارت) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت خدام کو باقاعدہ ٹائپ شارٹ ہینڈ (اردو، انگلش اور ٹائپ ریپرنگ ٹریننگ دینے کا معقول انتظام موجود ہے۔ خدام سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ٹریننگ موجودہ وقت میں ہر پڑھے لکھے خادم کے لئے ضروری ہے۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

خدام ماہ جنوری میں کتاب شمائل احمد اور ماہ فروری میں کتاب سیرت حضرت مسیح موعود کا مطالعہ کریں یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کنری (پاک) میں تبلیغی سلائیڈز کی نمائش

۱۰ دسمبر ۱۹۸۰ء کو بعد از نماز عشاء جامع مسجد احمدیہ کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ میں محترم چودھری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے جماعت کو توجہ دلانے کی غرض سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے نہایت مؤثر انداز میں حضرت مصلح موعود اور جماعت کے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کی روشنی میں اس جہاد میں زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس کے بعد بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے مبارک نظام کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام حق پہنچانے کے نظاروں پر مشتمل سلائیڈز دکھائیں جن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیرونی ممالک کے دوروں کے نظارے بھی شامل تھے۔ ان ایمان افروز نظاروں کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ کافی تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی مستفیض ہوئے۔ مستورات کے لئے بھی باپردہ انتظام کیا گیا تھا۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند تعالیٰ اس بابرکت تقریب کے بابرکت نتائج رونما فرما دے۔ آمین۔

(عنایت اللہ سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کنری پاک)

موضع گروٹ ضلع سرگودھا میں جلسہ

۱۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو موضع گروٹ ضلع سرگودھا میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے تقریر فرمائی اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کی متحرک تصاویر دکھائیں۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔

جلسہ میں تین صد غیر از جماعت مردوں اور یکصد مستورات نے شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مفید نتائج مرتب فرمائے آمین۔

(خوشی محمد شاکر۔ مربی سلسلہ مقیم ساہی وال ضلع سرگودھا)

ہمارے انصار بھائی توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حقیقی انصار اللہ بننے کا یہ طریق ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں۔ اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی یہ نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستی دیکھ رہے ہیں ہمیشہ جاری رہے شامل حال رہے۔"

انصار کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خدا کی راہ میں اموال خرچ کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے یہ طریق اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:- "جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔" (تبلیغ رسالت)

(ناظر بیت المال آمد)

دعائے مغفرت

۱- مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ قریباً پانچ بجے شام میری ہمشیرہ محترمہ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ۶ بچے (۴ لڑکیاں ۲ لڑکے) چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ آمین

(مقصود احمد ساجد ناظم خدمت خلق جماعت احمدیہ اسلام آباد)

۲- میرے ماموں زاد بھائی محترم سعید اختر صاحب ولد سید نواب دین صاحب مرحوم آف لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء بوقت ۲½ بجے شب دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ۵۳ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور بیوہ چھوڑی ہے چار بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ مرحوم کی میت ۱۱ جنوری کو ۸ بجے شب ربوہ پہنچی اور دس بجے شب عام قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(سید شمس الحق کارکن دارالافتاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- ۷ ابرہ کے پھوپھا جان محترم حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال تین چار روز سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں

(امۃ الجمیل ۷ اے دارالیمن غربی ربوہ)

۲- خاکسار کا سب سے چھوٹا بچہ عزیزم سلیم الدین احمد بعمر ۴ ماہ بعارضہ بخار اور نمونیہ کئی دنوں سے شدید بیمار ہے جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔ باقی بچے بھی نزلہ زکام کھانسی اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے سب بچوں کو اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر بخشے اور سلسلہ کا حقیقی خادم بنائے۔ آمین۔

(خاکسار ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

۳- ایک حادثہ میں میری بھانجی (بنت ڈاکٹر ولی احمد صاحب لندن) کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ڈاکٹروں نے یہ پتہ لگانے کے لئے کہ کوئی اندرونی چوٹ تو نہیں آئی پیٹ کا آپریشن کیا ہے سات آٹھ روز سے بچی بیہوش ہے۔ کبھی کبھی ہوش آتی ہے۔ مگر بات نہیں کر سکتی نیز میری بچی اور میری چھوٹی بہن خالدہ وقار کی بچی کو خسرہ نکلا ہوا ہے۔ احباب کرام سے تینوں بچیوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناصرہ مرزا بیگم مرزا مبارک محمود صاحب اسلامیہ پارک لاہور)

۴- مکرم رشید احمد صاحب کارکن امور عامہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز محتسب نظارت امور عامہ)

گم شدہ ہار

ایک عدد ہار جس میں پانچ قسم کی تکیاں (ڈلائی) سونے کی بنی ہوئی تھیں اور وہ کالے دھاگے سے پروئی ہوئی تھیں جس کا وزن ایک تولہ ہے۔ ۱۴ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں گم ہو گیا ہے۔ جس کو یہ ملا ہو ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرماویں

(محمد علی اٹھوال نصیر آباد معرفت صوفی عبدالغفور صاحب دفتر وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۹)

مکرمہ حسینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبدالحق صاحب	ربوہ	۱۰	—
" امۃ الحی صاحبہ اہلیہ حاجی نصیر احمد صاحب	"	۱۰	—
مکرم بشیر احمد حراف	"	۳۰	—
" جاوید اقبال صاحب	"	۲۳	—
مکرمہ بدر النساء زوجہ شفیق صاحب	ماڈل ٹاؤن ربوہ	۵۰	—
مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب	میانوالی	۱۵	—
" چوہدری حبیب اللہ صاحب	"	۱۰	—
" عبدالحمید صاحب	"	۱۰	—
" رشید احمد صاحب	"	۱۰	—
" محمد اشرف صاحب	میانوالی خانوالی	۲۷	—
" محمد شریف صاحب	"	۱۵	—
" عثمان غنی صاحب	چندر کھ منگوے	۵۰	—
" مقبول احمد خاں صاحب سیکرٹری مال	بستی افغانکلاں	۱۰۰	—
" رفیق احمد صاحب	ٹرسکہ	۱۰	—

(باقی)

" غازی عبدالغفار صاحب	اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۴۵	—
" بابو محمد امین صاحب	"	۴۰	—
" شیخ ناصر احمد، سعید احمد جان صاحبان	"	۱۰۰	—
" شیخ محمد رفیق احمد صاحب	"	۴۰	—
" میجر محمود احمد صاحب	"	۱۰	—
" ظفر علی صاحب	"	۱۰	—
" فاروق احمد صاحب	"	۱۰	—
" ڈاکٹر عنایت علی صاحب	"	۱۰	—
" شیخ خالد محمود صاحب	"	۱۰	—
" شیخ فضل محمود صاحب	"	۱۰	—
" شیخ فاضل محمود صاحب	"	۱۵	—
" شیخ ریاض محمود صاحب	"	۱۰۰	—
" شیخ طاہر محمود صاحب	"	۳۰	—
" شیخ فضل محمد صاحب	"	۲۰	—
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ فضل محمد صاحب	"	۱۲۰	—
مکرم شیخ نذیر احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ	"	۵۰	—
" ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب	"	۱۰۰	—
" نثار احمد صاحب	بھیرہ ضلع	۱۳۵	—
لجنہ اماء اللہ	خوشاب ضلع سرگودھا	۵	—
سیکرٹری مال	جوہر آباد " "	۳۰	—
محترمہ رانی بیگم عزیز اللہ صاحب	چک ۱۷۱ جنوبی "	۵۰	—
مکرم چوہدری مظفر اللہ صاحب	" "	۲۰	—
" غلام احمد صاحب	چک ۸۸ شمالی "	۱۰۰	—
" محمد اقبال صاحب مجوکہ	جوہر آباد "	۲۰	—
" شیخ رشید احمد صاحب S.D.O	" "	۳۰	—
مکرمہ سلیمہ محمود احمد صاحبہ	چک ۲۵ جنوبی "	۵۰	—
ڈم ڈم ٹی دی ٹیپ ریکارڈر سنٹر	"	۲۰۰	—
مکرم مستری محمد رمضان صاحب	چک ۷۹ شمالی "	۵۰	—
مکرمہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالوحید صاحب	سیالکوٹ	۴۰	—
" مسز ارشد علی صاحب شیخ	سگریٹ ایجنسی "	۳۰	—
" سعیدہ شمیم بخاری صاحبہ	واٹر ورکس "	۱۰۰	—
مکرم عبدالمالک صاحب احمدی	"	۱۵	—
" ہمایوں اختر صاحب بذریعہ خواجہ ظفر احمد صاحب	"	۳۰۰	—
" نصیر احمد صاحب حراف	"	۵۰	—
پیرا اینڈ سنز بازار پنساریاں	"	۱۲۰	—
مکرم ملک منیر احمد صاحب	قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ	۱۰	—
" لئیق احمد صاحب طاہر سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس	"	۱۰	—
چیمپئن ویو ورکس	فیکٹری ایریا "	۵۰	—
جماعت احمدیہ	ڈسکہ "	۱۵۰	—

بقیہ صفحہ ۴

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

کی صدائیں بلند ہونے لگیں جہاں بتوں کا مکمل دخل تھا وہاں ہر جانب سے خدا کی توحید اور محمدؐ کی رسالت کا اعلانیہ اظہار ہو رہا تھا۔ اور حضرت بلالؓ کا نعرۂ توحید بامِ کعبہ سے فضائے بطحا میں گونج رہا تھا۔

الغرض

"جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ"

کا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آ رہا تھا۔ کاش کسی کے سینہ میں دل ہو تو وہ غور کرے کہ اس قدر سختیاں اور تکالیف انسان کو خودکشی کی طرف مائل کرتی ہیں مگر کتنا ایمان ہے کیسی رضا بالقضا ہے کس قدر دل میں ٹھنڈک اور راحت ہے۔ یہ سب کچھ کس کے طفیل ہوا۔ یہ صرف اور صرف حضور پرنورؐ کی شفقت کا نتیجہ تھا جو کہ تبلیغ کا ایک اہم اور بڑا ذریعہ ہے

الغرض مبلغِ اعظمؐ کی غذا ذکرِ الٰہی اور تبلیغ دین ہی تھی۔ اسی میں آپ کو سکون ملتا تھا اور اسی میں راحت پاتے تھے۔ آپکو ہر وقت خدا کا نام لینے کی لگن رہتی تھی خدا کے نام کی اشاعت آپکی زندگی کا ایک ضروری جزو بن چکی تھی۔ کوئی حرکت اور کوئی کام خدا کے نام کے بغیر شروع نہ فرماتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ کہتے تھے کہ

"محمدؐ تو اپنے رب کا ہو گیا ہے"

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپؐ کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے۔

ع کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
ع پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

پس اے ہمارے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو اس سے تو نے دنیا میں کسی پر نہ بھیجا ہو۔

کیونکہ یہ وجودِ اقدس و اعلیٰ اپنی بعثت سے اپنے وصال تک تیری یاد اور تیرے نام کی اشاعت اور تیرے دین کی تبلیغ میں مگن رہا۔ جس نے اپنی تمام راحت، اپنا تمام آرام اپنی تمام عزت، اور اپنی تمام زندگی اشاعتِ اسلام اور اعلائے کلمۂ حق کے لیے وقف کر دی۔

اور اے آسمانی آقا! ہمیں بھی قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب کر۔ تاہم بھی آپ کے آگے شفاعت کیلئے ہاتھ پھیلا سکیں

آمین ثم آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

نماز دین کا ستون ہے
(حدیث نبویؐ)

اعلانِ تعطیل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت (۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۸۱ء) کے مبارک موقعہ پر الفضل کا سیرت النبیؐ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جو سیرۃ نبویؐ کے بارہ میں اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ اس نمبر کی قیمت ۲ روپے فی پرچہ ہوگی۔ اس سے اگلے روز دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا ۲۰ جنوری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

انٹرمیڈیٹ کالج کہلاتے ہیں کھولیں حضور نے فرمایا کہ یہ خط مجھے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ملا تھا اور سفر میں ہی میں نے اس کی اجازت دے دی اور ان میں سے دو شاید کھل بھی چکے ہوں۔ باقی بھی جلد کھل جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اس ملک کا حال ہے جو احمدیت کی قدر کو پہچانتا ہی نہیں تھا۔ اللہ نے اس نصرت جہاں سکیم کے تحت ایسا سامان کیا ہے کہ وہ خود کہہ رہے ہیں کہ آؤ سکول کھولو۔ حضور نے فرمایا کہ سفر میں ہی مہینے ڈیڑھ کے بعد مجھے ایک اور خط ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ صرف سکول ہی نہیں وہ ہسپتال بھی بنائیں۔ تاکہ بدنہ ہیول کو مسلمان بنایا جا سکے۔ اور ان کو عیسائی بننے سے روکا جا سکے۔ حضور نے فرمایا کہ انسان تو عاجزانہ تدبیر ہی کر سکتا ہے۔ لیکن جو سب قدرتوں کا مالک ہے اس کے حضور دعا کریں کہ یہ جو تڑپ پیدا ہوئی ہے کہ ان کو نظر آ رہا ہے کہ جماعت احمدیہ ان کی سٹیٹ کو عیسائی بننے نہیں دے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خواہش اور انداز کے مطابق جماعت کو توفیق دے کہ وہ سارے ۱/۳ حصہ کو اسلام میں داخل کر دے۔ اور اس کو ہمیشہ کے لئے ایک مسلم سٹیٹ بنا لیا جائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ نے تقریر کے آخر میں فرمایا کہ میں پرسوں تک اینٹی بائیوٹک ادویات کھاتا رہا ہوں جس سے مجھے ضعف ہو گیا تھا۔ اب بھی ضعف موجود ہے لیکن جب میں کام کرتا ہوں تو مجھے ضعف کا احساس نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا کہ جب میں زیادہ کام کرتا ہوں تو کھانا کم کر دیتا ہوں۔ ویسے بھی میں کم خور ہوں۔ کھانا اس لئے کم کرتا ہوں کہ زیادہ کھانے سے سر بھاری ہو جاتا ہے اور غنودگی طاری ہونے لگتی ہے۔ اور میں چوکس اور بیدار رہ کر کام کرنا چاہتا ہوں اور جتنا زیادہ سے زیادہ کام کر سکوں اتنا کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کھانا جتنا کم کر سکتا ہوں کر دیتا ہوں۔ اس سے ضعف بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور خلاء پیدا ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ اپنی دعاؤں سے اس خلاء کو پُر کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ آپ بھی کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کام لیتا رہے۔ اصل زندگی تو ہے ہی کام کرنے کا نام اور ایسے اعمال کا نام جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔ اور وہ اعمال مقبول اعمال بن جائیں۔ اللہ آپ کو بھی ایسے مقبول اعمال بجا لانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک زندہ ہوں ایسے اعمال کرتا رہوں جو اسلام کی عظمت کو قائم کرنے والے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو انسان کے دل میں گاڑنے والے ہوں۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار اور آپ کے جلال و جمال سے دنیا آشنا ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں ایک دوسرے کیلئے دعائیں کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے سے آگے بڑھنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

اس کے بعد حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے جانے لگے تو فرمایا کہ اب آپ نعرے لگائیں۔ چنانچہ احباب نے نعرۂ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت مرزا غلام احمد کی جے، اور حضرت ناصر الدین زندہ باد کے زوردار نعرے لگائے۔ ان نعروں کا حضور بھی جواب دیتے رہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اچھا اب میرا ساتھ دیں۔ اس کے بعد حضور نے نہایت سوز کے ساتھ دھیمی آواز میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کا گیارہ بار ورد فرمایا۔ ساتھ ساتھ تمام جلسہ بھی حضور کی اقتدا میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتے رہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے۔

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے بڑے بھائی شیخ صدیق احمد صاحب جارحہ قلب مورخہ ۱۱/۱ بروز اتوار ہوئے گیارہ بجے اس دار فانی سے دار جاودانی کو سدھار گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت مخلص اور خدائی احمدی تھے۔ کئی سال جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان اور پھر کئی سال جماعت احمدیہ دریا خان کے صدر رہے۔ اب قریباً ۶ ماہ سے راولپنڈی میں اپنے بڑے بیٹے شیخ بشیر احمد صاحب کے پاس مستقل سکونت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب نہایت مخلص احمدی دیندار اور تعلیم یافتہ ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر و سکون عطا فرمائے اور خود اپنے فضل سے ان کے معاملات میں ان کی کفالت فرمائے۔ اور مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین مورخہ ۱۳/۱ قریباً ۱۱ بجے بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

حکیم خورشید احمد صدر عمومی ربوہ

امتحان دینے والے جملہ طلباء و طالبات کے لئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی احباب طلباء و طالبات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

توحید کے قیام کے لئے اموال کی ضرورت

سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی میراث اور ملکیت ہے اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنا سراسر خیر و برکت کا موجب ہے۔"

فرمایا:

"دعائیں کرو کہ توحید کے قیام کے لئے جن اموال کی ضرورت ہے وہ مہیا کرنے اور خرچ کرنے کی ہمیں توفیق ملے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے تاکہ غلبۂ اسلام کی مہم میں اور تیزی پیدا ہو۔ اور ہمارے لئے خیر و برکت کے سامان ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ کے امتحان کا اعلان اخبار الفضل مورخہ ۱۴/۱/۸۱، ۵/۱/۸۱ میں ہو چکا ہے۔ یہ امتحان انشاء اللہ ۲۱/۱/۸۱ بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح اور انٹرویو ۲۲/۱/۸۱ بروز جمعرات بوقت ۹ بجے صبح ہوگا۔ امیدواران وقت مقررہ پر دفتر نظارت دیوان میں تشریف لے آئیں۔ کاغذ قلم وغیرہ ہمراہ لائیں۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت ہے

ایک مریضہ خاتون کی تیمارداری کے لئے ایک پختہ عمر خاتون کی ضرورت ہے۔ تنخواہ و طعام و رہائش کے ساتھ ۳۰۰/- تا ۵۰۰/- روپے حسب حال ہوگی فوری ملیں۔

راجہ عبدالوہاب
معرفت ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ
فون نمبر ۶۰۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴